سلسلہ : رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: نوّیں

رسالہ نمبر 2

اَلْمِنَّۃُ الْمُمْتَازَۃ ۱۳۱۸ھ
فِیْ دَعَوَاتِ الْجَنَازَۃ

(نمازِ جنازہ سے متعلق حدیث میں وارد شدہ دُعاؤں
کا بیان اور تلقینِ میّت کا طریقہ)

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

اَلْمِنَّۃُ الْمُمْتَازَۃ فِیْ دَعْوَاتِ الْجَنَازَۃ ۱۳۱۸ھ

(نمازِ جنازہ سے متعلق حدیث میں وارد شدہ دُعاؤں کا بیان اور تلقینِ میّت کا طریقہ)

مسئلہ نمبر ۶۲: مسئولہ حافظ حاجی قاری زائر سیّد محمد عبدالکریم صاحب　　۲۵ جمادی الاُخری ۱۳۱۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ نمازِ جنازہ کی کے دعائیں ہیں؟

الجواب:

مولٰنا الحافظ القاری الحاج الزائر السید الصالح القادری البرکاتی ادام اللہ تعالٰی کرامتکم فی الحاضرۃ والاٰتی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،، وہ تیرہ [۱۳] دعائیں ہیں کہ نماز جنازہ کی احادیث میں وارد ہوئیں۔ فقیر نے انہیں جمع کرکے ایک اور کا اضافہ کیا انہیں میں گزارش کرتا ہوں کہ حفظ فرمالیں اور بالحاظ معنی جنائز اہلسنّت پر پڑھا کریں، جن کلمات کو دو خط ہلالی میں لے کر اُن پر خط کھینچ کر بالائے سطر دوسرے الفاظ لکھے جاتے ہیں وہ لفظ عورت کے جنازے میں اُن کلمات کی جگہ پڑھے جائیں۔ فقیر آپ کو وصیّت کرتا ہے کہ میرا جنازہ پائیں تو نماز خود ہی پڑھائیں اور یہ سب دُعائیں اپنے خالص قادری قلب کے خضوع وخشوع سے پڑھیں اور قبرِ فقیر محتاج پر تلقین بھی کریں وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔

ادعیہ بعد تکبیر سوم

(۱) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ

وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَه مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَ (ہٗ) ھَا ، وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَ (ہٗ) ھَا عــہ۱ ۔[1]

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ لھا ، وَارْحمهٗ ھا ، وَعَافِهٖ ھا وَاعْفُ عَنْهُ ھا وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ ھا وَاغْسِلْهٗ ھا بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهٗ ھا مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْهُ ھا دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ ھا وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ (وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ عــہ۲ وَاَدْخِلْهُ ھا الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ ھا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

عــہ۱ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم عن ابی ھریرۃ واحمد وابویعلی والبیھقی وسعیدبن منصور فی سنن عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالٰی عنھما (م)

اسے امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان اور حاکم نے ابو ہریرہ سے۔ اور امام احمد، ابویعلی، بیہقی اور سنن میں سعید بن منصور نے حضرت ابو قتادہ سے روایت کیا رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ (ت)

عــہ۲ یعنی یہ الفاظ عورت کے جنازہ پر نہ پڑھے جائیں ۱۲ اکلھا منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (م)

---

[1] سنن ابوداؤد باب الدعاء للمیت مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲- ۱۰۱، جامع الترمذی باب مایقول فی الصلٰوۃ علی المیت مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/۱۲۱، المستدرک علی الصحیحین کتاب الجنائز مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱/ ۳۵۸، مسند ابویعلی حدیث ۵۹۸۳ مطبوعہ موسستہ علوم القرآن بیروت ۵/۳۷۶

وَعذَابِ النّارِ[2]۔ عــہ۱

(۳) اَللّٰھُمَّ عَبْدُ كَ اَمَتُكَ وَابْنُ وَبِنْتُ اَمَتِكَ یشْھَدُ تشھَدُ اَنْ لّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَیشْھَدُ تَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِیْرًا اَصْبَحَتْ فَقِیْرَۃً اِلٰی رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِیًّا عَنْ عَذَابِهٖ ھَا تَخَلّٰی تَخَلَّتْ مِنَ الدُّنْیَا وَاَھْلِھَا اِنْ كَانَ زَاکِیًا كَانَتْ زَاكِیَةً فَزَکِّهٖ ھَا وَاِنْ كَانَ مَخْطِئًا كَانَت مُخْطِئَةً فَاغْفِرْ (لَهٗ) لَھَا اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَ (هٗ) ھَا وَلَاتُضِلَّنَا بَعْدَ (هٗ) ھَا[3] عــہ۲

(۴) اَللّٰھُمَّ (ھٰذَا عَبْدُكَ) ھٰذِهٖ اَمَتُكَ بِنْتُ ابْنُ عَبْدٍ) بْنُ اَمَتِكَ مَاضٍ فِیْهِ) ھَا حُکْمُكَ، خَلَقْتَهٗ ھَا وَلَمْ یَكُ (تَكُ ھِیَ) شَیْئًا مَّذْكُوْرًا، نَزَلَ لَتْ) بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ ط اللھم لقنه ھا حجته ھا و الحقه ھا بنبیه محمد صلی الله تعالی علیه وسلم وَثَبِّتْه ھا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

عــہ۱: رواه مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة وابوبکر بن شیبة عن عوف بن مالك الاشجعی رضی الله تعالٰی عنه۔(م)	اسے مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اورابوبکر بن ابی شیبۃ نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا(ت)
عــہ۲ :رواه الحاکم عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنه(م)	اسے حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔(ت)

2 صحیح مسلم کتاب الجنائز مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/۳۱۱، سنن النسائی الدعاء للمیت مطبوعہ طور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/ ۲۸۱

3 المستدرک علی الصحیحین کتاب الجنائز مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱/۳۵۹

فَاِنَّہٗ ھا اَفْتَقَرَ افتقَرَتْ اِلَیْكَ وَاسْتَغْنَیْتَ عَنْہُ ھا کَانَ یَشْھَدُ کانَتْ تَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ فَاغْفِرْلَہٗ ھا وَارْحَمْہُ ھا وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ ھا وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ھا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَان زَاکِیًا کانَت زَاکِیَۃً فَزَکِّہٖ ھا وَاِنْ کَان خاطِئًا کانت خاطِئَۃً فَاغْفِرْلَہٗ ھا [4] عـــہ ۔

عـــہ: رواہ عن امیرالمومنین علی کرّم اللہ تعالٰی وجھہ (م)

اسے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ۱۲ (ت)

قال الامام ابن الجزری وشرح حصنہ (زا کیا) ای طاہرا من الذنوب فزکہ ای فطھرہ بالمغفرۃ ورفع الدرجات اھ وتعقبہ العلامۃ القاری بانہ لایخفی عدم المناسبۃ بین تفسیرہ زاکیا بطاھر ای من الذنوب وبین قولہ وطھرہ بالمغفرۃ اھ

امام ابن الجزری نے اپنی حصن حصین کی شرح میں فرمایا: زاکیا کا معنی گناہوں سے پاک، فزکہ کا معنی: اسے مغفرت فرما کر اور درجات بلند فرما کر خوب پاک کردے اھ اس پر علامہ قاری نے تنقید کی کہ زاکیا کی تفسیر (گناہوں سے پاک) اور (مغفرت فرما کر اسے گناہوں سے پاک کردے) ان دونوں میں مناسبت نہ ہونا واضح ہے اھ

اقول: لابدع فی سؤال المغفرۃ بالطاھرۃ من الذنوب قدکان سیّدالطاھرین امام المعصومین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیھم یستغفر الیہ کل یوم مائۃ مرّۃ و ذلك ان العبد وان جل ماجل لایبلغ عماعملہ شکر نعمۃ اللہ تعالٰی ابدا ولایخلواعامۃ الصالحین عن

اقول: جو گناہوں سے پاک ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کوئی اجنبی اور نامناسب چیز نہیں۔ پاکوں کے سردار، معصوموں کے امام حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روزانہ خدا کی بارگاہ میں سو بار استغفار کرتے۔ بات یہ ہے کہ بندہ جتنا بھی بزرگ ہوجائے اس کا عمل اللہ تعالٰی کی نعمتوں کے کامل شکر کی حد تک کبھی نہیں

(باقی اگلے صفحہ پر)

[4] کنز العمال صلوٰۃ الجنائز حدیث ۴۲۸۶۴ مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت ۱۵/ ۷۱۸

(۵) اللّٰھُمَّ عَبۡدُكَ اَمَتُكَ وَا(بۡنُ) بِنْتُ اَمَتِكَ (احتا جَت) اِلٰی رَحۡمَتِكَ وَاَنۡتَ غَنِیٌ عَنۡ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

تقصیر مابالنظر الی ما ینبغی لجلال وجه الکریم فالمغفرة فی حقهم ان یتجاوز عن ذلك ولا یعاملهم قدر اعمالهم بل قدر افضاله والیه اشارة بقوله رحمة اللہ تعالٰی ورفع الدرجات قال القاری واغرب الحنفی بقوله، الاولی ان یقال ای زدفی زکاته وطهارته اھ۔

اقول: مرجعه الی ماذکرنا ای ان کان طاهرا من الذنوب فزدنی طهارته بمغفرة التقصیر فی شکرك الخطیر وقدفسره القاری نفسه بقوله ای فزد فی احسانه کما فی روایة اھ لایبعد عن قول الحنفی کثیرا وانا **اقول:** وباللہ التوفیق بل هومن تزکیة الشهود ای ان کان زاکیا فاظهر فی ملکوتك انه ذاك واشهدله بذاك وهذا لیس بتاویل بخلاف ماتقدم وباللہ التوفیق کلها منه رضی اللہ

پہنچ سکتا۔ رب کریم کی بزرگی شان کے لحاظ سے عامہ صالحین کسی نہ کسی کی کمی سے خالی نہ ہوں گے توان کے حق میں مغفرت یہ ہے کہ اس سے در گزر فرمائے اوران کے ساتھ ان کے اعمال کے حساب سے نہیں بلکہ اپنے فضل و کرم کے لحاظ سے معاملہ فرمائے اورابن جزری رحمۃاللہ علیہ نے اسی بات کی طرف اپنے قول (اور درجات بلند فرماکر) سے اشارہ فرمایا--علامہ علی قاری فرماتے ہیں: علامہ حنفی نے یہ عجیب وغریب بات لکھی کہ اس کی تفسیر میں یہ کہنا بہتر ہوگا کہاس کی ستھرائی اور پاکی میں اضافہ فرما——

اقول: اسکا مآل بھی وہی ہے جو ہم نے بیان کی اگر گناہوں سے پاک ہے تواس کی پاکی میں اضافہ فرمااس طرح کہ اپنے عظیم شکر کی بجا آوری میں اس کی تقصیر کو بخش دے--اور خود مولانا قاری نے اس کی تفسیر ان الفاظ میں کی ہے: یعنی اس کی نیکی میں اضافہ فرما جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے اھ——

اقول: وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق خدا ہی سے ہے) بلکہ یہ تزکیہ شہود سے ہے (گواہوں کا تزکیہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی باطنی عدالت وپرہیزگاری جانچ کر ظاہر (باقی برصفحہ آیندہ)

عَذَابِہٖ ھا اِنْ کَانَ کانَتْ مُحْسِنًا مُحْسِنَةً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ ھا وَاِنْ کَانَ کانَتْ مُسِیْئًا مُسِیْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْہُ(عَنْھا)[5] عــہ ۱ ۔

(۶) اَللّٰھُمَّ (عَبْدُکَ) اَمَتُکَ وَا(بْنُ) بِنْتُ عَبْدِكَ (کانَتْ) (یَشْھَدُ) تَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ ھا مِنَّا اِنْ کَانَ(کانَتْ) (مُحْسِنًا) مُحْسِنَةً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ ھا وَاِنْ (کانَتْ) (مُسِیْئًا) مُسِیْئَةً فَاغْفِرْ لَہٗ ھا وَلَاتَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ ھا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ھا عــہ ۲ [6]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

تعالٰی عنہ۔(م)

عــہ ۱: رواہ الحاکم عن یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔(م)

عــہ ۲: رواہ ابن حبان عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

کردی جائے) یعنی اگر وہ پاکیزہ ہے تو اپنی بادشاہت میں اس کی یہ حالت عیاں کردے اور اس کے لئے اس پر گواہ لے لے۔ یہ اس کا لفظی معنی ہے، تاویل نہیں کہ گزشتہ معانی تاویل تھے، اور توفیق خداہی سے ہے۔(ت)

اسے حاکم نے یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔(ت) اسے ابن حبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔(ت)

---

5 المستدرک علی الصحیحین کتاب الجنائز مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱/۳۵۹

6 الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان حدیث ۳۰۶۲ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۵/۳۰، موارد الظمآن کتاب الجنائز مطبوعہ مطبعۃ سلفیہ مدینہ منورہ ۱/۱۹۲، مسند ابو یعلٰی حدیث ۶۵۶۷ مطبوعہ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۶/۱۰۶

(۷) (اَصْبَحَ عَبْدُكَ هٰذَا) اَصْبَحَتْ اَمَتُكَ هٰذِهٖ قَدْ (تَخَلّٰى) تَخَلَّتْ عَنِ الدُّنْيَا وَ(تَرَكَهَا تَرَكَتْهَا) لِاَهْلِهَا وَ(افْتَقَرَ) افْتَقَرَتْ اِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ هَا وَقَدْ (كَانَ يَشْهَدُ) كَانَتْ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ (لَهٗ) هَا وَتَجَاوَزْ عَنْهُ هَا وَاَلْحِقْهُ هَا بِنَبِيِّهٖ هَا صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عليه وسلم عـــہ۱ [7]۔

(۸) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ ط وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا۔ عـــہ۲ [8]۔

عـــہ۱: رواہ ابو یعلی بسند صحیح عن سعید بن المسیب ان امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ من قولہ ، الحقنا بما قبلہ من المرفوعات للمناسبۃ ۱۲ کلھا منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اسے ابویعلی نے بسند صحیح حضرت سعید بن مصیب سے ، انہوں نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انہی کے قول کے طور پر (یعنی موقوفا) روایت کیا اسے ماقبل کی مرفوع دعاؤں کی مناسبت کے باعث ہم نے لاحق کر دیا ۱۲ کلہا منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (ت)

عـــہ۲: رواہ ابوداؤد والنسائی والبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔(م)

ابوداؤد، نسائی اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔(ت)

---

7 المصنف لعبدالرزاق باب القراۃ الصلٰوۃ علی المیت حدیث ۶۴۲۱ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۳/ ۴۸۷ ، المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الجنائز مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۳/ ۲۹۲

8 سُنن ابوداؤد باب الدعاء للمیت مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۰۰

(۹) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاِخْوَانِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا اَللّٰھُمَّ (ھٰذَا عَبْدُکَ) ھٰذِہٖ اَمَتُکَ فَلَانُ (ابْنُ) بِنْتُ فُلَانٍ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ بِھَا مِنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ لھا عـــہ۱ [9]

(۱۰) اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ (ابْنُ) بِنْتَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ فَقِہٖ ھَا مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ ط اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْ لَہٗ ھَا وَارْحَمْہُ ھَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ عـــہ۲۔ [10]۔

عـــہ۱: رواہ ابونعیم عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل عن ابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علمھم الصلٰوۃ علی المیت اللھم اغفر، الحدیث قال فقلت اناا صغر القوم فلن لم اعلم خیرقال فلا تقل الّا ماتعلم کلھامنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔(م)

اسے ابونعیم نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے انہوں نے اپنے والد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں نمازِ جنازہ سکھائی اللھم اغفر --آخر حدیث تک-- وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میں لوگوں میں سب سے کم عمر ہوں اگر مجھے کوئی خیر معلوم نہ ہو؟ فرمایا: تو تم وہی کہو جو جانتے ہو ۱۲ کلھامنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (ت)

عـــہ۲: رواہ ابو داود ابن ماجۃ عن واثلۃ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ (م)

اسے ابوداود اور ابن ماجہ نے واثلہ بن اسقاء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا (ت)

---

9 کنزالعمال بحوالہ ابو نعیم حدیث ۴۲۸۴۴ مطبوعہ موسسہ الرسالۃ بیروت ۱۵/۱۴/۷

10 سنن ابی داوٗد باب الدعاء للمیت مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۱۰۱، سنن ابن ماجہ باب، اجاء فی الدعاء فی الجنازہ علی الجنازۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰۹

(۱۱) اَللّٰھُمَّ اَجِرْھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَعِّدْ رُوْحَھَا وَلَقِّھَا مِنْكَ رِضْوَانًا عـــہ۱ [11]۔

(۱۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَنَحْنُ عِبَادُكَ ط اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْكَ مَعَادُنَا۔ عـــہ۲ [12]۔

(۱۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا اللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَ(ہ)ھَا وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَ(ہ)ھَا عـــہ۳ [13]۔

اَللّٰھُمَّ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

عـــہ۱: رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔(م)	اسے ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔(ت)
عـــہ۲: رواہ البغوی وابن مندۃ والدیلمی فی مسند الفرود عن ابی حاصر رضی اللہ تعالٰی عنہ(م)	اسے بغوی، ابن مندہ اور مسند الفردوس میں دیلمی نے ابو حاصر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔(ت)
عـــہ۳ رواہ البغوی عن ابراہیم الاشھلی عن ابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ(م)	اسے بغوی نے ابراہیم اشہلی سے، انہوں نے اپنے والد رضی اللہ تعالٰی سے روایت کیا۔(ت)

---

11 سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی ادخال المیت القبر مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۲

12 کنز العمال بحوالہ الدیلمی حدیث ۴۲۸۴۹ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۵/۷۱۵

13 کنز العمال بحوالہ بغوی حدیث ۴۲۲۹۹ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۵ /۵۸۶، شرح السنۃ باب فی صلٰوۃ الجنازۃ والدعاء للمیت مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ۵ /۳۵۵

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُاَنَّكَ اَنْتَ اللہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْکَرِیْمَ اِذَا اَمَرَ بِالسُّؤَالِ لَمْ یَرُدَّہٗ اَبَدًا وَقَدْ اَمَرْتَنَا فَدَعَوْنَاوَاَذِنْتَ لَنَا فَشَفَعْنَا وَاَنْتَ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ فَشَفِّعْنَا فِیْہِ ھَا وَارْحَمْہُ ھَا فِیْ وَحْدَتِہٖ ھَا فِیْ وَحْشَتِہٖ ھَا وَارْحَمْہُ ھَا فِیْ غُرْبَتِہٖ ھَا وَارْحَمْہُ ھَا فِیْ کُرْبَتِہٖ ھَا وَاَعْظِمْ لَہٗ ھَا اَجْرَہٗ ھَا وَنَوِّرْ لَہٗ ھَا قَبْرَہٗ ھَا وَبَیِّضْ لَہٗ ھَا وَجْھَہٗ ھَا وَبَرِّدْ لَہٗ ھَا مَضْجَعَہٗ ھَا وَعَطِّرْ لَہٗ ھَا مَنْزِلَہٗ ھَا وَاَکْرِمْ لَہٗ ھَا نُزُلَہٗ ھَا یَاخَیْرَ الْمُنْزِلِیْنَ یَاخَیْرَ الْغَافِرِیْنَ وَیَاخَیْرَ الرَّاحِمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِ الشَّافِعِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط وَالْحَمْدُ للہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عہ

عہ: زادہ الفقیر غفرلہ القدیر الکریم القدیر کلھا منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (م)

یہ دُعا فقیر نے زیادہ کی، رب کریم وقدیر اس کی مغفرت فرمائے ۱۲کلہا منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (ت)

ترجمہ ادعیہ منقولہ

(۱) الٰہی ! بخش دے ہمارے زندے اور مردے، اور حاضر اور غائب، اور چھوٹے اور بڑے، اور مرد اور عورت کو۔ الٰہی ! تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اُسے زندہ رکھ اسلام پر، اور جسے موت دے ہم میں سے اُسے موت دے ایمان پر۔ الٰہی ! ہمیں اس میّت کے ثواب سے محروم نہ کر۔ اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔

(۲) الٰہی ! اس میّت کو بخش دے، اور اس پر رحم فرما، اور اسے ہر بلا سے بچا، اور اسے معاف کر، اور اسے عزّت کی مہمانی دے، اور اس کی قبر کو وسیع کر، اور اسے دھودے پانی اور برف اور اولوں سے، اور اسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تو نے پاک کیا سپید کپڑا مَیل سے، اور اسے بدل دے مکان بہتر اس کے مکان سے، اور گھر والے بہتر اس کے گھر والوں سے، اور زوجہ بہتر اس کی زوجہ سے۔ اور اسے داخل فرما بہشت میں، اور اسے پناہ دے قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے۔

(۳) الٰہی ! یہ میّت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچّہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچّا معبود نہیں مگر ایک اکیلا تُو، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تُو بے نیاز ہے اس کے عذاب سے، یہ اکیلا رہا دُنیا اور دُنیا کے لوگوں سے، اگر یہ سُتھرا تھا تُو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخش دے۔ الٰہی ! ہمیں محروم نہ کر اسکے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اس کے بعد۔

(۴) الٰہی ! یہ تیرا بندہ تیری بندی کا بیٹا تیری باندی کا بچّہ ہے، نافذ اس میں حکم تیرا، تو نے اسے پیدا کیا جن کے یہاں کوئی غریب الوطن اُترے۔ الٰہی ! اُسے اس کی حجت سکھادے اور اُسے اُس کے لئے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ملادے، اور اُسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچّا معبود نہیں سوائے اللہ کے، پس اُسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر، اور اس کے فتنے میں نہ ڈال۔ الٰہی ! اگر یہ سُتھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر یہ خطاکار تھا اور اسے بخش دے۔

(۵) الٰہی ! تیرا یہ بندہ اور تیری باندی کا بچّہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تُو اُسے عذاب کرنے سے غنی ہے، اگر نیک تھا اُس کی نیکیاں زیادہ کر اور اگر بد تھا تو اُس سے در گزر فرما۔

(۶) الٰہی ! تیرا یہ بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچّا معبود نہیں مگر اللہ، اور یہ کہ محمد تیرے

بندے اور تیرے رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور تُو اُس کا یہ حال زیادہ جاننے والا ہے ہم سے، اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی بڑھا اور اگر بد تھا تو اسے بخش دے، اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اس کے فتنے میں نہ ڈال۔

(۷) تیرے اُس بندے نے صبح کی کہ الگ ہو آیا دنیا سے اور اسے چھوڑ دیا اس کے لوگوں کے لئے، اور تیرا محتاج ہُوا اور تُو اس سے غنی ہے۔ اور بیشک یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچّا معبود نہیں سوا اللہ کے اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، الٰہی ! اُسے بخش دے اور اس سے در گزر فرما اور اُسے ملادے اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

(۸) الٰہی ! تو اس جنازے کا پروردگار ہے، اور تو نے اسے پیدا کیا، اور تو نے اسے اسلام کی راہ دکھائی، اور تو نے اس کی جان قبض کی، اور تو خوب جانتا ہے اُس کا چھُپا اور ظاہر حال، ہم حاضر ہوئے ہیں اور شفاعت کرنے تو اسے بخش دے۔

(۹) الٰہی ! بخش دے ہمارے سب بھائیوں بہنوں کو اور اصلاح کردے ہمارے آپس میں، اور ملاپ کردے ہمارے دلوں میں۔ الٰہی ! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے اور ہم تو اس کو اچھا ہی جانتے ہیں اور تجھے اس کا علم ہم سے زیادہ ہے تو ہمیں اور اُسے بخش دے۔

(۱۰) الٰہی ! بیشک فلاں بن فلاں تیری پناہ اور تیری امان کی رسی میں ہے تو اسے بچا سوالِ نکیرین اور عذابِ دوزخ سے کہ تو وعدہ پورا کرنے والا سب خوبیوں کا اہل ہے۔ الٰہی ! تو اسے بخش دے اور اس پر رحم کر بیشک تو ہی ہے بخشنے والا مہربان

(۱۱) الٰہی ! اسے پناہ دے شیطان سے اور قبر کے عذاب سے، الٰہی دُور کر زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے، اور آسمان پر لے جا اس کی روح کو، اور اسے اپنی خوشنودی عطا کر۔

(۱۲) الٰہی ! بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تُو ہمارا رب اور تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

(۱۳) الٰہی ! بخش دے ہمارے اگلے پچھلے اور زندہ اور مردہ اور خورد و کلاں اور حاضر اور غائب کو۔ الٰہی ! ہمیں محروم نہ کر اُس کے ثواب سے اور ہمیں فتنے میں ڈال اُس کے بعد۔

(۱۴) اے اللہ، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان، اے زندہ، اے پائندہ، اے نہا بنانیوالے آسمانوں اور زمینوں کے، اے بزرگی و عزت بخشنے والے ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وسیلہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی ہے اللہ یکتا بے نیاز کہ نہ کوئی اس کے اولاد نہ وہ کسی سے پیدا، نہ کوئی اس کے جوڑ کا۔

الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف منہ کرتا ہوں وسیلے سے تیرے نبی محمد کے کہ رحمت کے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ الٰہی! بیشک کریم جب خود حکم سوال کا دیتا ہے تو اس سوال کو کبھی رَد نہیں کرتا۔ اور بیشک تونے ہمیں حکم دیا تو ہم نے دُعا کی، اور تونے ہمیں اجازت دی تو ہم نے شفاعت کی، اور تو ہر کریم سے بڑھ کر کرم والا ہے، تو ہماری شفاعت اس میّت کے حق میں قبول فرما، اور اس پر رحم کر اس کی تنہائی میں، اور اس پر رحم کر اس کی گھبراہٹ میں، اور اس پر رحم کر اس کی بیکسی میں، اور اس پر رحم کر اس کی تکلیف میں، اور اسے بڑا ثواب دے، اور اس کی قبر نورانی کر، اور اس کا چہرہ پُرنور کر، اور اس کی خوابگاہ ٹھنڈی کر، اور اس کی جگہ معطر کرے، اور اسے عزّت والی مہمانی دے، اے سب میزبانوں سے بہتر، اے سب بخشنے والوں سے بہتر، اے سب مہربانوں سے بہتر! قبول فرما، قبول فرما، قبول فرما۔ درود و سلام و برکات اتار سب شفیعوں کے سردار محمد اور اُن کی آل اور اصحاب سب پر۔ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا پروردگار۔

فائدہ: نویں اور دسویں دعاؤں میں اگر میّت کے باپ کا نام معلوم نہ ہو اس کی جگہ آدَمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کہے سب آدمیوں کے باپ ہیں۔ اگر خود میّت کا نام بھی نہ معلوم ہو تو نویں دعا میں لفظ ھٰذَا عَبْدُكَ یا ھٰذِہٖ اَمَتُكَ پر قناعت کرے فلاں ابن فلاں یا بنت فلاں کو چھوڑ دے اور دسویں میں اُس کی جگہ عَبْدُكَ ھٰذَا (یہ تیرا بندہ) یا عورت ہو تو اَمَتُكَ ھٰذا (تیری یہ باندی) کہے۔

فائدہ: میت کا فسق وفجور اگر معاذاللہ معلوم ہو تو نویں دُعا میں لَانَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا کی جگہ قَدْ عَلِمْنَا مِنْھُمَا خَیْرًا کہے کہ اسلام ہر خیر سے بڑھ کر ہے وَاللہ غَفُوْرٌ رَّحِیْم۔

فائدہ: ان دعاؤں میں بعض مضامین مکرر بھی ہیں اور دُعا میں تکرار مفید و مستحسن ہے، جیسے جلدی ہو یا یاد کرنے میں دِقّت جانے تو دائے اول ودوم وسوم اور چہارم بالقول الثابت تک اور ہشتم اور دوازدہم تک پڑھے، ان شاء اللہ یہی کافی ووافی ہے، یہ نصف سے کم بھی کم رہ گیا اور چاہے تو چہارم دہم بھی ملالے اب بھی نصف سے کچھ زائد رہے گا، اور وقت مساعدت کرے تو سب کا پڑھنا اولٰی ہے، امام جتنی دیر میں یہ دعائیں پڑھے مقتدی دعائے مشہور کے بعد اگر ان ادعیہ سے کچھ یاد نہ ہو صرف آمین آمین کہتے رہیں۔

طریقہ تلقینِ قبر: حدیث میں عــہ ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب تمہارا

عــہ: عن رواہ الطبرانی المعجم الکبیر والضیاء فی الاحکام وابن شاہین فی ذکر الموت واٰخرون کما ذکرنا فی حیاۃ الموت ۱۲ منہ (م)

اسے طبرانی نے معجم کبیر میں، ضیاء نے احکام میں، ابن شاہین نے ذکر الموت میں روایت کیا اور دوسرے حضرات نے بھی روایت کیا، جیسا کہ ہم نے رسالہ حیاۃ الموت میں بیان کیا ہے ۱۲ منہ (ت)

کوئی بھائی مسلمان مرے اوراس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یافُلَانَ ابْنَبِنْتِ فُلَانَۃ کہ وہ سُنے گااور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے یافلاں بن بنت فلانۃ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے، پھر کہے یافلاں بنبنت فلانۃ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر، اللہ تعالٰی تجھ پر رحم فرمائے۔ مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے اذْکُرْ ^اُذکری^ مَاخَرَجْتَ ^خَرَجْتِ^ عَلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا شَهَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰه وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُه، صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمْ (وَاَنَّكَ رَضِیْتَ) ^انكِ رَضِیْتِ^ بِاللّٰه رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا[14] ط (نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس بیٹھیں گے جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو، فرمایا: توحوّا کی طرف نسبت کرے[15]۔

راشد بن سعد ^عـــہ^ وضمرہ بن حبیب وحکیم بن عمیر کہ تینوں صاحب اجلّہ ائمہ تابعین سے ہیں فرماتے ہیں جب قبر پر مٹّی برابر کر چکیں اور لوگ

عـــہ: رواہ عنھم سعید بن منصور فی سننہ ۱۲منہ (ن) | ان سے اس کو سعید بن منصور نے پنی سنن میں روایت کیا (ت)

[14] کنزالعمال بحوالہ طبرانی حدیث ۴۲۴۰۶ مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت ۱۵/ ۶۰۵

[15] کنزالعمال بحوالہ طبرانی حدیث ۴۲۴۰۶ مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت ۱۵/ ۶۰۵

واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ میّت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے یَا فُلَانُ قُلْ (قُوْلِی) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تین بار، پھر کہا جائے قُل قُوْلِی رَبِّیَ اللّٰہ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّد ط صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فقیر غفراللہ تعالٰی اس قدر اور زائد کرتا ہے وَاعْلَمُوْا واعلَمِیْ اَنَّ ھٰذَیْنِ الَّذِیْنَ اَتَیَاکَ ک وَیَاْتِیَانِکَ نِکِ ھُوَعَبْدَانِ لِلّٰہ لَایَضُرَّانِ وَلَایَنْفَعَانِ اِلاَّ بِاِذْنِ اللّٰہ فَلَا تَخَفْ تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنْ تَحْزَنِیْ وَاَشْھَدْ وَاَشْھَدِیْ اَنَّ رَبَّکَ اللّٰہ وَدِیْنَکَ دِیْنَکِ الْاِسْلَامُ وَنَبِیَّکَ نَبِیَّکِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ثَبَّتَنَا اللّٰہ وَاِیَّاکَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ اِنَّہٗ ھُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِیْم O

ترجمہ: کہہ میرا رب اللہ اور میرا دین اسلام اور میرا نبی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (فقیر غفراللہ تعالٰی نے اس قدر اور زائد کیا) اور جان لے کہ یہ دو جو تیرے پائے پاس آے یا آئیں گے تو یہی دو بندے ہیں اللہ کے، نہ نفع دیں نہ نقصان پہنچایں مگر خدا کے حکم سے۔ تو نہ ڈر اور نہ غم کر، اور گواہی دے کہ تیرا رب اللہ ہے اور تیرا دین اسلام، اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، ثابت رکھے ہمیں اللہ، اور تجھ کو ٹھیک بات پر، دُنیا کی زندگی اور آخرت میں۔ بیشک وہی ہے بخشنے والا مہربان۔

حدیثِ تلقین کی تخریج و تقویت فقیر نے کتاب حیٰوۃ الموات فی بیان سماع الاموات کے مقصد دوم و فصل پنجم اور مسئلہ تلقین کی روایات و تنقیح مقصد سوم فصل سیز دہم میں ذکر کی جس سے بحمد تعالٰی وہابیہ کے تمام اوہام کی تسکین کافی ہوتی ہے،

وباللہ التوفیق والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا محمد واٰلہ اجمعین واللہ	اور خدا ہی سے توفیق ہے، اور ساری تعریف اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، اور خدائے برتر سبحانہ، وتعالٰی اعلم۔ ہمارے آقا حضرت محمد اور ان کی تمام آل پر رحمت نازل فرمائے اور خدائے پاک و برتر

وتعالٰی اعلم۔	خوب جاننے والا ہے(ت)

مسئلہ نمبر۶۳: از بمبئی جاملی محلّہ مکان حاجی محمد صدیق جعفر مرسلہ مولوی محمد عمرالدین صاحب ۳جمادی الاولٰی ۱۳۱۱ھ

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ بعد نمازِ جنازہ کے صفوف توڑ کر یہ دُعا اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ واغفرلنا ولہ یا مثل اس کے کی جاتی ہے جیسا کہ بمبئی اور اس کے اطراف مانند مالاگاؤں وغیرہ بلاد میں قدیم الایام سے متعارف ومتعامل درست ہے یا نہیں؟ اور برتقدیر جواز بعض اشخاص جو اس کو حرام وممنوع کہتے ہیں ان کا قول صحیح ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمدللہ مجیب الدعوات وافضل الصلٰوۃ واکمل التحیات علی معاذ الاحیاء ومعادالاموات خالص الخیر ومحض البرکات فی الحیٰوۃ الاولی والحیٰوۃ العینی بعد الممات وعلٰی اٰلہ وصحبہ کریمی الصفات ما بعد ماض وقرب اٰت اٰمین۔	اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔اور بہتر درود اور کامل تر تحیتیں ان پر جو زندوں کی پناہگاہ، مردوں کا مرجع، خالص خیر اور محض برکات ہیں، دنیا کی زندگی میں بھی، اور بعد موت کی بالاتر زندگی میں بھی، اور ان کی آل واصحاب پر بھی، جو بزرگ صفات والے ہیں، جب تک کہ گزرا ہوا دور اور آنے والا قریب ہوتا رہے۔الٰہی قبول فرما!(ت)

اموات مسلمین کے لئے دُعا قطعاً محبوب وشرعاً مندوب جس کی ندب وترغیب مطلق پر آیات واحادیث بلاتوقیت وتخصیص، ناطق تو بلاشبہہ ہر وقت اُس پر حکم جواز صادق، جب تک کسی خاص وقت ممانعت شرع مطہر سے ثابت نہ ہو مطلق شرعی کو از پیش خویش موقت اور مرسل کو مقید کرنا، تشریع من عند النفس ہے اور نماز ہر چند اعظم واجل طرق ہے مگر اُس پر اقتصار کا حکم نہ اُس کے اعناد پر جزم، بلکہ شرع مبارک وقتاً فوقتاً بکثرت اور بار بار تعرض نفحاتِ رحمت کا حکم فرماتی ہے کیا معلوم کس وقت کی دعا قبول ہوجائے۔ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

لیکثرمن الدعا[16] اخرجہ الترمذی والحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وقال صحیح واقروہ،	دعا کی کثرت کرے۔اسے ترمذی وحاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور حاکم نے کہا صحیح ہے، اور علماء نے اسے برقرار رکھا۔(ت)

16 جامع الترمذی ابواب الدعوات مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۱۷۴

مستدرک حاکم و صحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے حضور اقدس صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں:

لاتعجز وافی الدعاء فانه لن یهلك مع الدعاء احد[17]۔ قال فی الحرز المعنی لاتقصروا ولا تکسلوا فی تحصیل الدعاء[18]۔	دُعا میں کسل و کمی نہ کرو کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔۔۔ حرزِ ثمین میں ہے معنٰی یہ ہے کہ دُعاء کی بجاآوری میں کوتاہی و سستی نہ کرو۔ (ت)

مسند ابویعلٰی میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تدعون اللہ تعالٰی فی لیلکم ونهارکم فان الدعاء سلاح المؤمنین[19]۔	رات دن اللہ تعالٰی سے دُعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔

طبرانی کتاب الدعاء، ابن عدی کامل، امام ترمذی، نوادر و بیہقی شعب الایمان میں بعد ابوالشیخ و قضاعی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں، حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء[20]۔	بیشک اللہ تعالٰی بکثرت وبار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

طبرانی معجم کبیر میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور پُرنور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات فتعرضوا لها لعل ان یصبکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا[21]۔	یعنی تمہارے رب کے لئے زمانے کے دنوں میں کچھ عطائیں، رحمتیں، تجلّیاں ہیں توان کی تلاش رکھو (یعنی کھڑے بیٹھے لیٹے ہر وقت دُعا مانگتے رہو، تمہیں کیا معلوم کس وقت رحمتِ الٰہی کے خزانے کھولے جائیں) شاید ان میں کوئی تجلّی تمہیں بھی پہنچ جائے کہ پھر بدبختی نہ آئے۔

17 المستدرک علی الصحیحین کتاب الدعاء مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱/ ۴۹۴
18 حرز ثمین شرح حصن حصین حدیث مذکور کے تحت افضل المطابع لکھنؤ ص ۱۱
19 مسند ابویعلٰی حدیث ۱۸۰۶ الدعوات الخ مطبوعہ موسستہ علوم القرآن بیروت ۲/ ۳۲۹
20 نوادر الاصول الاصل الثمانون والمائۃ فی الالحاح والدعاء مطبوعہ دار صادر بیروت ص ۲۲۰
21 المعجم الکبیر مروی از محمد بن مسلمہ حدیث ۵۱۹ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۹/ ۲۳۴

قال العلامة المناوی فی التیسیر تعرضو الھا بتطھیر القلب وتزکیة من الاکدار والاخلاق الذمیمة والطلب منه تعالٰی فی کل وقت قیاما وقعودا و علالجنب و وقت التصرف فی الشتغال الدنیا فان العبد لایدری فی ای وقت یکون فتح خزائن المنن[22]۔	علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا: توانہیں تلاش کرواس طرح کہ دلوں کو کدورتوں اور بُرے اخلاق سے پاک وصاف کرلو، اور باری تعالٰی سے کھڑے، بیٹھے، لیٹے، دیناوی کام کرتے، ہر وقت مانگتے رہو، اس لئے کہ بندے کو کچھ پتا نہیں کہ کس وقت رحمت کے خزانے کُھل جائیں۔(ت)

سراج المنیر میں اس کے مثل ذکر کرکے فرمایا: قال الشیخ حدیث حسن[23] (شیخ فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ت)

جب دعا کی نسبت صاف حکم ہے کہ اس میں کسل نہ کرو، بکثرت مانگو، رات دن مانگو، ہر حال مانگو۔ تو ایک بار کی دُعا پر اقتصار کیونکر مطلوبِ شرع ہوسکتا ہے۔ لاجرم حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے قبل نماز وبعد نماز دونوں وقت میت کے لئے دعا فرمانا اور مسلمانوں کو دعا کا حکم دینا ثابت۔

مسلم عن ام سلمة رضی اللہ تعالٰی عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم اذا حضرتم المریض اوالمیت فقولوا خیرافان الملئکة یؤمنون علی ماتقولون[24] وھوعنھارضی اللہ تعالٰی عنھاقالت دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم علٰی ابی سلمة وقدشق بصرہ فاغمضه (الی ان قالت) ثم قال اللھم اغفر لابی سلمة وارفع درجته فی المھدیین واخلفه فی عقبه فی الغابرین واغفرلنا وله یارب العٰلمین وافسح فی قبرہ	امام مسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیمار یا میّت کے پاس آؤ تو اچھی بات بولو، اس لئے کہ ملائکہ تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں--وہی امام، انہی ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی ہیں فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابو سلمہ کی وفات پر تشریف لائے تو ابھی ان کی آنکھ کُھلی ہوئی تھی سرکار نے بند کی (یہاں تک فرمایا) پھر سرکار نے دعا کی: اے اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرمااور پسماندان میں اس کا نیک بدل

[22] التیسیر شرح الجامع الصغیر حدیث ان لربکم کے تحت مذکور ہے مکتبۃ الامام الشافعی الریاض السعودیہ ۱/۳۳۹
[23] السراج المنیر شرح الجامع الصغیر حدیث مذکورہ کے تحت مطبوعہ مطبعۃ ازہریۃ مصریۃ مصر ۲/ ۱۱
[24] صحیح مسلم کتاب الجنائز مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/۳۰۰

ونور له[25] فيه، ابوداؤد والحاكم وصححه عن امير المومنين عثمان رضى الله تعالٰى عنه قال كان النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميّت وقف عليه وقال استغفروا لاخيكم وسلوا له التثبيت انه الأن يسأل[26]۔ احمد عن ابى هريره رضى الله تعالٰى عنه ان النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم نعى النجاشى لاصحابه ثم قال استغفروا له ثم خرج باصحابه الى المصلى ثم قام فصلى بهم كما يصلى على الجنازة[27] ابن ماجة والبيهقى فى سننه عن سعيد بن المسيب قال حضرت ابن عمر رضى الله تعالٰى عنهما فى جنازة فلما وضعها فى اللحد قال بسم الله وفى سبيل الله وعلى ملّة رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم، فلما اخذ فى تسوية	عطا فرما، اور ہمیں اور اسے اپنی رحمت سے چھپا، اس کی قبر کشادہ فرمادے اور اس کے لیے اس میں روشنی ونور پیدا فرما۔۔ابوداؤد و حاکم امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حاکم نے اس حدیث کو صحیح بھی کہا--وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیکہ وسلم جب میّت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رکتے اور فرماتے، اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو اور اس وقت اس سے سوال ہونے والا ہے--امام احمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نجاشی کے مرنے کی اطلاع دی پھر فرمایا: اس کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ پھر صحابہ کو لے کر نمازگاہ تشریف لے گئے پھر انہیں نماز پڑھائی جیسے جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے-- ابن ماجہ اور بیہقی سنن میں حضرت سعید بن مسیب سے راوی ہیں۔ وُہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر تھا جب انہوں نے جنازہ کو لحد میں رکھا تو کہا: اللہ کے نام سے، اللہ کی راہ میں، اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دین پر--پھر جب لحد پر کچی اینٹیں درست

[25] صحیح مسلم کتاب الجنائز مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/۱۔۳۰۰

[26] سنن ابی داؤد کتاب الجنائز مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۰۳، مستدرک علی الصحیحین کتاب الجنائز مطبوعہ دار صادر بیروت ۱/ ۳۷۰

[27] سند احمد بن حنبل مروی از ابوہریرہ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۲/ ۵۲۹

اللبن علی اللحد، قال اللھم اجرھم من الشیطان ومن عذاب القبر، اللھم جاف الارض عن جنبیھا وصعد روحھا ولقھامنك رضوانا قلت یاابن عمر اشیئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ام قلته برأیک، قال انی اذًا لقادر علی القول بل شیئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم[28] ھذہ روایة ابن ماجة وفی اخری فلما اخذفی تسویة اللحد قال اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر فلما سوی اللبن علیھا قام جانب القبر ثم قال اللھم جاف الارض من جنبیھاوصعد روحھا وتلقھا رضوانا ثم قال سمعته من رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم[29]۔	کرنے لگے تو کہا: اے اللہ! اسے شیطان سے اور عذابِ قبر سے پناہ میں رکھ، اے اللہ! اس کی کروٹوں سے زمین جدا رکھ، اس کی روح کو اوپر پہنچا، اور اسے اپنی خوشنودی عطافرما-- میں نے عرض کیا: اے ابن عمر! یہ کوئی ایسی دُعا ہے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سُنی ہے یا اپنی رائے سے کی ہے؟-- فرمایا: ایسا ہے تو وُہ دُعا کرسکتاہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنی ہے- یہ ابن ماجہ کی روایت ہے --اور دوسری روایت میں یُوں ہے کہ جب لحد برابر کرنے لگے تو کہا: اے اللہ! اسے شیطان سے اور عذاب قبر سے پناہ میں رکھ- پھر جب اس پر اینٹیں برابر کردیں تو قبر کے کنارے کھڑے ہو کر یہ دعا کی: اے اللہ اس کی کروٹوں سے زمین کوجدا رکھ، اس کی روح کواُوپر پہنچا اوراسے اپنی خوشنودی عطافرما-- پھر فرمایا: میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سُنا ہے- (ت)

احادیث اس بارہ میں حدِ شہرت واستفاضہ پر ہیں، انہیں میں سے حدیث عبداللہ بن ابی بکر وعاصم بن عمر بن قتادہ مروی مغازی واقدی ہے کہ جواب عـــہ میں مذکور ہوئی۔

عـــہ: یعنی جواب مجیب اول کہ بغرض تصدیق از　|　یعنی مجیب اول کا جواب جو تصدیق کے لئے بمبئی (باقی اگلے صفحہ پر)

28 سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی ادخال المیت القبر مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی ص ۱۱۲

29 السنن الکبرٰی کتاب الجنائز مطبوعہ دارصادر بیروت ۴/ ۵۵

اقول: وھو وان کان مرسلابطریقتہ فالمرسل حجۃ عندناوعندالجمھور	اقول: یہ حدیث اگرچہ اپنے دونوں طریقوں مُرسل ہے مگر مُرسل ہمارے نزدیک اور جمہور کے نزدیک

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)
بمبئی آمدہ بود عبارتش ازیں مقام اینست۔ | سے آیا تھا اس جگہ سے اس کی عبارت یہ ہے

اگر اس پر بھی تسلی نہ ہو تو زیادہ صریح لیجئے، کبیری شرح منیہ عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے:

قال لما التقی الناس بموتۃ جلس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی المنبر وکشف لہ مابینہ وبین الشام فھوینظرالٰی معترکھم فقال علیہ الصلٰوۃ والسلام اخذالرایۃ زید بن حارثۃ فمضی حتی استشھد وصلی علیہ ودعا لہ وقال استغفروالہ دخل الجنۃ وھویسعی ثم اخذ الرایۃ جعفر بن ابی طالب فمضی حتی استشھد وصلی علیہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم ودعالہ وقال استغفروا لہ دخل الجنۃ فھو یطیر فیھا بجناحین حیث شاء[30]۔	جب مقامِ موتہ میں لڑائی شروع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے پردے اُٹھادئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دیکھ رہے تھے، اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے جھنڈا اٹھایا ور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں اپنی صلاۃ ودعاء سے مشرف فرمایا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو، بیشک وُہ دوڑتا ہوا جنت مین داخل ہوا۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: پھر جعفر بن ابی طالب نے علم اُٹھایا اور لڑتا رہا یہاں یک کہ شہید ہوا، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کو اپنی صلاۃ ودُعا سے شرف بخشا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو وہ جنت میں داخل ہوا اور اس میں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔ (ت)

اسی حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے بعد نماز جنازہ کے دعا کی ہے اور صحابہ کرام کو بھی آپ نے امر فرمایا ہے پس صورتِ مسئولہ کے جواز میں کیا کلام رہا انتہی منہ ۱۲ رضی اللہ تعالٰی عنہ (م)

[30] غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الجنائز سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۸۴

ثم الثالث عندنا توثیق الواقدی کما افادہ المحقق حیث اطلق فی الفتح ثم الاصل فی الالفاظ الشرعیة فالصلٰوۃ حملھا علی معانیھا الشرعیة فالصلٰوۃ غیرادعاء ثم التاسیس خیرمن التاکید فالدعاء غیرالصلٰوۃ۔	حجت ہے ——پھر ہمارے نزدیک ثابت یہی ہے کہ امام واقدی ثقہ ہیں جیسا کہ امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں افادہ فرمایا--پھر الفاظ شرعیہ میں اصل یہ ہے کہ اپنے شرعی معانی پر محمول ہوں تو صلاۃ، غیر دعا ہے--پھر تاسیس (از سرنو کوئی افادہ) تاکید سے بہتر ہے، تو دعا، غیر صلاۃ ہے۔ (ت)

پھر جب دُعا مستحب اور مطلقاً مستحب اور اکثار مستحب اور قبل نماز بعد نماز ہر طرح مستحب، توبعد نماز متصلاً اس سے کون مانع، بلکہ یہ وقت تو خاص مظنہ نفحاتِ ربانیہ ہے کہ عمل صالح خصوصًا نماز حالتِ رحمت ورحمتِ الٰہی سبب اجابت، ولہٰذا دُعا سے پہلے تقدیم عمل صالح مطلوب ہوئی،

کما فی الحصن قال القاری وتقدیم عمل صالح ای قبل الدعاء لیکون سببا لقبولہ کما فی حدث ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ فی صلٰوۃ التوبة علی ماسیاتی فی اصل الکتاب ورواہ الاربعة وابن حبان[31]۔	جیسا کہ حصن حصین میں ہے--اس کی شرح میں مولانا علی قاری نے فرمایا: عمل صالح کی تقدیم، یعنی دُعا سے قبل نیک کام کی بجا آوری تاکہ قبولِ دعاء کا سبب ہو، جیسا کہ نمازِ توبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے، جیسا کہ اصل کتاب حصن حصین میں آرہا ہے اور اسے اربعہ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور ابن حبان نے روایت کیا۔ (ت)

ولہٰذا ختم قرآن واتمامِ صوم ونمازِ پنجگانہ بلکہ ہر نمازِ مفروض بلکہ ہر فرض کے بعد دعا کی ترغیب احادیث میں آئی ہے جن میں نمازِ جنازہ بھی قطعًا داخل،

الترمذی وحسنہ والنسائی عن ابی امامة رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قالت یارسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخر ودبرالصلوات المکتوبات[32] قال	ترمذی بافادہ تحسین اور نسائی حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں، وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کون سی دُعا سُنی جانے والی ہے؟ فرمایا: وُہ جو اخیر شب کے درمیان ہو اور فرض

31 حرز ثمین شرح حصن حصین حواشی حصن حصین آدابِ دُعا ص ۷ احاشیہ ۱۱۵ افضل المطابع لکھنؤ ص ۹
32 جامع الترمذی ابواب الدعوات مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲ /۱۸۸

القاری التقیید بھالکونھا افضل الحالات فھی ارجی لاجابت الدعوات اھ[33]۔ البیھقی والخطیب وابونُعَیم وابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مع کل ختمۃ دعوۃ مستجابۃ[34]۔ احمد والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وحزیمۃ وحبان فی صحاحھم والبزارعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ثلثۃ لا تردد عوتھم الصائم حین افطر[35] الحدیث۔ الطبرانی فی الکبیر عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من صلی صلٰوۃ فریضہ فلہ دعوۃ مستجابۃ ومن ختم القراٰن فلہ دعوۃ مستجابۃ[36]۔ الدیلمی فی مسند الفردوس عن امیر المومنین علی کرم اللہ وجھہ من ادی فریضۃ فلہ

نمازوں کے بعد ـــــ علامہ علی قاری نے فرمایا: بعد فرائض کی تقیید اس لئے ہے کہ یہ سب افضل حالت تو اس میں قبولِ دعا کی امید زیادہ ہے اھ۔ بیہقی، خطیب، ابونعیم اور ابن عساکر حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ہر ختم قرآن کے ساتھ ایک دعا مقبول ہوتی ہے--امام احمد، ترمذی بافادہ تحسین، ابن ماجۃ، ابن خزیمہ، ابن حبان اپنی صحاح میں اور بزار (اپنی مسند میں) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں وُہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے: تین شخص ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار جب افطار کرے، الحدیث-- طبرانی معجم کبیر میں حضرت عِرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے وُہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: جس نے فرض نماز ادا کی اس کی ایک دعا مقبول ہوتی ہے اور جس نے قرآن ختم کیا اس کی بھی ایک دعا مقبول ہوتی ہے-- دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی ہیں جس نے کوئی فریضہ ادا کیا خدا کے یہاں اس کی ایک

---

33 حرز ثمین شرح حصن حصین حواشی حصن حصین اوقات الاجابۃ ص ۲۲ حاشیہ ۱۱۶ افضل المطابع لکھنؤ ص ۱۴
34 کنز العمال بحوالہ البیہقی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ حدیث ۲۳۱۴ مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت ۱/ ۵۱۷
35 سنن ابن ماجہ باب فی الصیام لاترد عوتہ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۲۶
36 المعجم الکبیر مروی عِرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ حدیث ۶۴۷ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۸ /۲۵۹

داللہ دعوۃ مستجابۃ[37]۔وفی الباب احادیث اخر اوردنا بعضھا فی رسالتنا سرورالعیدالسعیدفی حل الدعاء بعد صلاۃ العید(۱۳۰۷ھ)	دعامقبول ہوتی ہے--اس باب میں اور بھی حدیثیں ہیں جن میں سے کچھ ہم نے اپنے رسالہ سرور العیدالسعیدفی حل الدعاء بعد صلاۃ العید (۱۳۰۷ھ) میں نقل کی ہیں۔

خودرب العزت عزوجل ارشادفرماتاہے:

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾[38]۔	جب تو نماز سے فارغ ہو تو دُعا میں مشقت کراور اپنے رب کی طرف زاری وتضرع کے ساتھ راغب ہو(ت)

جلالین میں ہے:

فاذا فرغت من الصلوۃ فانصب اتعب فی الدعاوالی ربك فارغب تضرع[39]۔	جب تونماز سے فارغ ہوتودعامیں مشقت کراوراپنے رب کی طرف زاری وتضرع کے ساتھ راغب ہو۔(ت)

بالجملہ دُعائے مذکورکے جواز میں شک نہیں،ہاں دفعِ احتمالِ زیادت کو نقضِ صفوف کرلیں اسی قدرکافی ہے کہ اس کے بعد احتمالِ زیادت کا اصلاً محل نہیں ہے،جس طرح بعدِ ختمِ نمازِ ظہر ومغرب وعشاء ادائے سنن کے لئے مقتدیوں کو کسرِ صفوف مسنون،کہ اس کے بعد کسی آنے والے کو بقائے جماعت کااحتمال نہیں ہوسکتا۔علامہ محمد محمد محمد ابن امیر الحاج حلبی حلیہ میں فرماتے ہیں:

لفظ البدائع اما المقتدون فبعض مشائخنا قالوالاحرج فی ترك الانتقال لانعدام الاشتباہ علی الداخل عندمعاینۃ فراغ مکان الامام عنہ، وروی عن محمد انہ قال مستحب للقوم ایضا ان ینقضوا الصفوف ویتفرقوا الیزول	بدائع عبارت یہ ہے: رہامقتدیوں کاحکم توہمارے بعض مشائخ نے فرمایاوُہ اگراپنی جگہ سے نہ ہٹیں توکوئی حرج نہیں اس لئے کہ آنے والا جب امام کی جگہ خالی دیکھ لے گا تو اسے بقائے جماعت کاشبہہ نہ رہ جائےگا۔اور امام محمد سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: قوم کے لئے بھی مستحب ہے کہ صفیں توڑدیں اور منتشر ہوجائیں

[37] کنزالعمال بحوالہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ حدیث ۱۹۰۴۰ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۷/ ۳۱۳

[38] القرآن ۹۴/ ۷،۸

[39] جلالین نصف ثانی الم نشرح مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۵۰۰

الاشتباہ علی الداخل المعاین الکل فی الصلاۃ البعید عن الامام ولمارویناً من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ف وھذا فی الذخیرۃ انہ روی عن محمد ومشی علیہ رضی الدین فی المحیط ناصاً علی انہ السنۃ[40]۔اھ	تاکہ ایسے شخص کو شبہہ نہ ہو جو بعد میں آئے اور سب کو نماز میں دیکھے، اور امام سے دور ہو۔ اور اس حدیث کی وجہ سے بھی جو ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی --اور ذخیرہ میں یہ ہے کہ یہ امام محمد سے روایت ہے اور اسی پر محیط میں رضی الدین نے مشی فرمائی اس تصریح کے ساتھ کہ یہی سنّت ہے اھ (ت)

ثم اقول: یہ بھی لحاظ لازم کہ صرف اس دُعا کی غرض سے جنازہ اٹھانے کو تعویق و درنگ میں نہ ڈالیں کہ یہاں شرعاً تعجیل مامور ہے اور دُعا کچھ تعویق پر موقوف نہیں، اتنے کلمات اللھم لا تحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ واغفرلنا ولہ، بلکہ اس سے زائد جنازہ اٹھاتے اٹھاتے کہہ سکتے ہیں کما لایخفی (جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ت) امام ابن حاج مکی مدخل میں فرماتے ہیں:

ان بعض من یعتنون بہ من الموتی یترکونہ بعدان یصلی علیہ فی المسجد ویقفون عندہ، ویطولون الدعاء وبعضھم یفعل ماھو اکثر من ذلك وھو تکبیر المؤذنین اذذاك علی ماتقدم من زعقاتھم ویطولون فی ذلک، والسنۃ التعجیل بالمیّت الٰی دفنہ ومواراتہ وفعلھم یضد ذلک، فلیحذر من ھذا واللہ المستعان[41]۔	انہیں جس مُردے سے اعتنا ہوتا اُسے نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد مسجد میں چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے پاس ٹھہر کر دیر تک دُعا کرتے ہیں، اور بعض اس سے زیادہ کرتے ہیں، وہ یہ کہ اُس وقت مؤذنین تکبیر کہتے ہیں جیسا کہ ان کی بلند بانگوں کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور اس میں طول دیتے ہیں۔ جب کہ سنت یہ ہے کہ میّت کو لے جا کر جلد دفن کریں اور ان لوگوں کا عمل اس کے برخلاف ہے، تو اُس سے بچنا چاہئے۔ اور خدا ہی سے مدد طلبی ہے۔ (ت)

دیکھو ان امام نے باآنکہ انکار حوادث میں مبالغہ شدیدہ رکھتے ہیں یہاں تک کہ بعض جگہ حد سے تجاوز واقع ہوگیا، کما نص علیہ الامام المحقق جلال الملۃ والدین السیوطی (جیسا کہ امام محقق جلال الدین

40 بدائع الصنائع فصل فی بیان مایستحب للامام الخ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۱۶۰

41 المدخل لابن الحاج صلٰوۃ الجنائز مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت ۳/ ۲۶۳

ف: حلیہ مجھے دستیاب نہیں اس لئے بدائع الصنائع کا حوالہ دیا جارہا ہے۔ نذیر احمد

سیوطی نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ت) بعد نماز جنازہ میت کے لئے نفسِ دعا پر انکار نہ فرمایا بلکہ تطویلِ دعا کی ممانعت فرمائی کہ منافی تعجیل ہے بعض فتاوٰی میں کہ واقع ہوا لایقوم داعیاله. لایقوم للدعاء بعد صلوٰۃ الجنازۃ (دعا کرتے ہوئے کھڑانہ ہو--یا--بعد نماز جنازہ دعا کے لئے کھڑانہ ہو۔ت) بعض علماء نے اُسے منع قیام، بمعنی انتصاب، پر محمول کرکے بیٹھ کر دعا کو، اس ممانعت میں داخل نہ ہونے کا استظہار کیا۔

کما نقل عن بعضهم بمانصه چوں منع در کتب بلفظ قیام واقع شدہ شاید کہ دراں اشارت باشد باآں کہ اگر نشستہ دُعا کند جائز باشد[42]۔	جیسا کہ بعض سے منقول ہے عبارت یہ ہے: چونکہ کتابوں میں لفظِ قیام کے ساتھ ممانعت آئی ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ اُس وقت یہ اشارہ کہ اگر بیٹھ کر دُعا کرے تو جائز ہے(ت)

بلکہ کراہت اس قدر سے بھی اطلاق منع مانعین میں خلل واقع، **واناا قول:** وباللہ التوفیق (اور میں کہتا ہوں اور یہ اللہ کی توفیق سے ہے۔ت) قیام، ان کلماتِ علماء میں بمعنی توقف ودرنگ ہے کہ ان معنی مین بھی اس کا استعمال شائع،

قال تعالٰی حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا﴿۷۶﴾[43] ای موضع قرار، لامحل انتصاب، اذلامحل له، وکذاقوله تعالٰی حاکیا عن الکفار، یٰٓاَھْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَکُمْ[44] وقال تعالٰی یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ[45] ای یواظبون علیھا ومنه اسمائه تعالٰی القیوم القیام والقیم بمعنی الدائم القیام بتدبیر الخلق[46]۔ومنه حدیث فی معجزاته صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم لولم تکله لقام لکم[47] ای دام وثبت ولم ینفذ و	باری تعالٰی کا ارشاد ہے: جنت کیا ہی عمدہ ٹھکانہ اور مقام ہے۔ مقام کا معنی ٹھہرنے کی جگہ، کھڑے ہونے کی جگہ نہیں اس لئے کہ اس کا موقع نہیں۔ اسی طرح قولِ کفار کی حکایت فرماتے ہوئے ارشادِ باری ہے: اے اہل یثرب! تمہارے لئے مقام نہیں یعنی جائے قرار نہیں--اور ارشاد باری ہے: نماز قائم کرتے ہیں۔یعنی اس پر مداومت کرتے اور ہمیشگی برتتے ہیں--اور اس سے باری تعالٰی کے اسماء قیوم، قیّام، قیم ہیں--یعنی

42 کشف الغطاء فصل ششم نماز جنازہ مطبع احمدی دہلی ص ۴۰
43 القرآن ۲۵/۶
44 القرآن ۳۳/۱۳
45 القرآن ۳۱/۵
46 مجمع البحار تحت لفظ قوم منشی نولکشور لکھنؤ ۳/۱۸۱
47 صحیح مسلم کتاب الفضائل مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/۲۴۶

منه حديث، سنة قائمة[48] اى دائمة مستمرة وفى دعاء الاذان والصلاة القائمة اى الدائمة التى لايعتريهانسخ وفى حديث حكيم بن حِزام رضى الله‌تعالٰى عنه بايعت رسول الله صلى الله‌تعالٰى عليه وسلم ان لااخرالاقائما[49] اى لاموت الا ثابتا على الاسلام[50] قاله المجدفى القاموس وقال قام الماء ،جمد والدابة وقفت واقام بالمكان اقامة وقامة دام والشيئ ادامه و ماله قيمة، اذالم يدم على شيئ[51] (ملخصا) اھ و قال فى مجمع بحار الانوار،وح قوموا الى سيدكم، فيه استحباب القيام عنددخول الافضل وهوغيرالقيام المنهى لان ذلك بمعنى الوقوف وهذا بمعنى النهوض ط(للطيبى شارح المشكٰوة) ليس هومن القيام المنهى عنه انما هو فيمن يقومون عليه وهو جالس ويمثلون قياما طول جلوسه[52] (ملخصًا)

دوام والا،ہمیشہ مخلوق کی تدبیر فرمانے والا--اسی سے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے معجزات کی ایک حدیث ہے: اگر تم اسے نہ ناپتے تو وہ تمہارے لئے قائم رہتا یعنی وہ غلہ دائم وثابت رہتا اور ختم نہ ہوتا-- اسی سے یہ حدیث ہے۔سنت قائمہ یعنی دائمی اور ہمیشہ رہنے والا طریقہ --اور دعائے اذان میں ہے: والصلٰوۃ القائمۃ--یعنی دائمی نماز جسے نسخ عارض ہونے والا نہیں-- حکیم بن حزام رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ زمین پر نہ گروں گا مگر قائم رہ کر--یعنی نہ مروں گا مگر اسلام پر.برقرار اور ثابت رہ کر--اسے مجد الدین فیروز آبادی نے القاموس المحیط میں ذکر کیا-- اور مزید لکھا: قام الماء--پانی جم گیا--قام الدابة--جانور ٹھہرا--اقام بالمکان--اس جگہ ہمیشہ رہا--اقام الشيئ--اس شیئ کو ہمیشہ رکھا--ماله قيمة--اسے کسی چیز پر دوام نہیں اھ-- مجمع بحر الانوار میں ہے: حدیثاپنے سردار کے لئے قیام کرو--

48 مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ ابی داؤد ابن ماجہ کتاب العلم مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۵، مجمع البحار تحت لفظِ قوم مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۳ / ۱۸۱

49 مسند احمد بن حنبل مروی از حکیم بن حزام مطبوعہ دارالفکر بیروت ۳/ ۴۰۲

50 القاموس المحیط باب المیم فصل القاف مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ۴/ ۱۷۰

51 القاموس المحیط باب المیم فصل القاف مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ۴/ ۱۷۰

52 مجمع بحار الانوار تحت لفظِ قوم مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۳/ ۱۸۲

اس حدیث سے افضل کی آمد کے وقت قیام کا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے--اور یہ قیامِ ممنوع سے جدا ہے اس لئے کہ وُہ قیام بمعنی وقوف ہے اور یہ بمعنی نہوض (اٹھنا) ہے—طیبّی شارح مشکوٰۃ نے فرمایا: یہ قیام ممنوع سے نہیں، وہ تو ان لوگوں کے بارے میں ہے جو کسی کے بیٹھے رہنے کی حالت میں جب تک وُہ بیٹھا رہے اُس کے سامنے سیدھے کھڑے رہتے ہیں (ت) پس عبارات اسی منع تطویل دعا کی طرف راجع ہیں جس کے باعث امر تجہیز و تعویق میں پڑے، ورنہ اگر کلماتِ یسیرہ کہے جائیں جیسا سوال میں مذکور یا ہنوز جنازہ لے چلنے میں کسی اور ضرورت سے دیر ہو اور ایسی حالت میں دعائے تطویل کرتے رہیں تو ہرگز زیرِ منع داخل نہیں کہ صورتِ اولیمیں تاخیر ہی نہیں اور ثانیہ میں، تاخیر بوجہ آخر ہے، نہ بغرضِ دعا۔ ولہذا فقہائے کرام نے لایقوم للدعاء (دعا کے لئے نہ ٹھہرے۔ت) فرمایا نہ لایدعو قائما (ٹھہرنے کی حالت میں دُعانہ کرے۔ت) یا لایدعو بعدھا اصلا (بعد جنازہ بالکل دعا نہ کرے۔ت) لاجرم حدیث سے ثابت کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ مبارک کے گرد ہجوم کیا اور چار طرف سے احاطہ کرکے کھڑے ہوئے اور امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم بھی اس مجمع میں شامل اور امیر المومنین شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دعاء وثناء میں شریک ہوئے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی:

واللفظ لمسلم وضع عمر بن الخطاب علی سریرہ فتکنفہ الناس یدعون ویثنون ویصلون علیہ قبل ان یرفع، وانا فیھم قال فلم یرعنی الا رجل قد اخذ بمنکبی من ورائی فالتفت الیہ فاذا ھو علی فترحم علی عمر وقال ماخلفت احدا احب الی ان القی اللہ بمثل عملہ منك وایم اللہ ان کنت لاظن ان یجعلك اللہ مع صاحبیك[53]۔ وفی	یعنی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ رکھا تھا، لوگ چار طرف سے احاطہ کئے ہوئے اُن کے لئے دُعا وثناء میں مشغول تھے، میں بھی اُنہیں دُعا کرنے والوں میں کھڑا تھا ناگاہ ایک شخص نے پیچھے سے آکر میرے شانے پر کہنی رکھی میں نے پلٹ کر دیکھا تو علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ تھے۔ جنازہ شریفہ کی طرف مخاطب ہو کر بولے: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہو کہ میں اُس کے سے

53 صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/ ۲۷۶

روایۃ للبخاری قال انی لواقف فی قوم یدعون اللہ لعمر بن الخطاب وقد وضع علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول رحمك اللہ ان کنت لارجو ان یجعلك اللہ مع صاحبیک[54] الحدیث	عمل کرکے اللہ تعالٰی سے ملوں، اور خدا کی قسم مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالٰی آپ کو آپکے دونوں صاحبوں سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رفاقت نصیب فرمائے گا۔ الحدیث

ثم اقول: ہر شخص اپنے نفس میں دُعا کرے دوسروں سے تاکید وتقاضا میں مصروفی واشتغال یانہ کرنے والوں سے نزاع وجلال کا وہ محل نہیں کہ وُہ وقت اعتبار و تفکر واتعاظ وتدبر کا ہے، نہ غافلانہ رفع اصوات وبحث ومنازعت کا۔

وقد وردت فی ذلك اٰثار کثیرۃ عن الصحابۃ الکرام والتابعین الاعلام رضی اللہ تعالٰی عنھم وصرحت بہ العلماء الحنفیۃ والمالکیۃ و الشافعیۃ وغیرھم قدست اسرارھم۔	اس بارے میں صحابہ کرام اور تابعین اَعلام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے کثیر آثار وارد ہیں۔ حنفی، مالکی، شافعی اور ان کے علاوہ علماء قدست اسرارہم نے اس کی صراحت فرمائی ہے (ت)

امید کرتا ہوں کہ یہ وہ قول فصل وحکم عدل ہو، جسے ہر ذی انصاف پسند کرے **وباللہ التوفیق** رہا مظنہ فساد اعتقاد کہ ایسے مواضع میں اکثر دستاویز مانعین ہوتا ہے اور اُسے جہلاً خواہ تجاہلاً موجب منع و تحریم نفس فعل وبجائے ترک مواظبت **ولو من البعض المقتدٰی بھم** (اگرچہ مداومت کا ترک بعض مقتداء وپیشوا حضرات سے ہی عمل میں آجائے۔ت) مواظبت ترک مطلق کے وجوب پر دلیل ٹھہراتے ہیں، عندالتحقیق یہ صرف ان کی تلمیع سحیق ہے، حق یہ کہ جہاں ایسا ہو تو صرف ترک احیاناً اُس کے ازالہ میں کافی، **کما نص علیہ العلماء فی غیر ما کتاب** (جیسا کہ علماء نے متعدد کتابوں میں اس کی صراحت فرمائی ہے۔ت) (یعنی اگر یہ گمان ہو کہ لوگ واجب سمجھیں گے تو کبھی ترک بھی کردے۔ نہ یہ کہ ہمیشہ ترک کرنا واجب ہوجائے۔ مترجم) اور وہ بھی عموماً ضروری نہیں صرف علمائے مشار الیہم بالبنان کی جانب سے کفایت کرتا ہے کہ اُنہیں کے افعال پر نظر ہوتی ہے اور وہی باعثِ ہدایت عوام، **واللہ الھادی الی سبل السلام والصلٰوۃ والسلام الی یوم القیام الی حبیبہ واٰلہ وصحبہ الکرام وعلینا بھم**

[54] صحیح البخاری کتاب المناقب مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۱۹

یا ذاالجلال والاکرام، واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ اتم واحکم (اور اللہ ہی سلامتی کے راستوں کی ہدایت دینے والا ہے، روزِ قیامت تک درود وسلام ہو اس کے حبیب، اور ان کے معزز آل واصحاب پر، اور ان کے واسطے ہم پر بھی اے بزرگی وعزت والے! اور خدائے برتر خوب جاننے والا ہے اور اس کا علم زیادہ کامل ومحکم ہے۔ (ت)